سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: یومِ عرَفہ اور عیدِ قرباں

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاون: مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: ۱۰

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

:00971559421541

:00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۳۹ھ/۲۰۱۸ء

یومِ عرفہ اور عیدِ قرباں

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

یومِ عرفہ

برادرانِ اسلام! یومِ عرَفہ ذی الحجّہ کی ۹ تاریخ کو کہتے ہیں، تمام دنوں میں جمعۃ المبارک کا دن، اور سال بھر کے دنوں میں عرَفہ کا دن تمام ایام میں افضل واعلیٰ ہے۔ عرَفہ کا وہ دن جس میں جمعۃ المبارک بھی ہو، وہ اَور بھی زیادہ افضل ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے اِن مقدّس ایام میں عبادات کی کثرت، اور ان دنوں کے احترام کی خصوصی تعلیم فرمائی ہے، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی اِن مقدّس ایام میں عبادت کا خوب اہتمام فرمایا، اِن مبارک ایام کو خوشی اور عید کے طور پر منایا، اسی دن خالقِ کائنات جلّ جلالہ نے دینِ اسلام کو مکمل فرمایا، ربِ کائنات جلّ جلالہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا﴾[1] "آج میں نے

(۱) پ٦، المائدة: ٣.

تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا، اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور تمہارے لیے دینِ اسلام کو پسند کر لیا"۔

اس آیتِ مبارکہ کے بارے میں حدیثِ پاک میں حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ان سے کہا، کہ اے امیر المؤمنین! آپ کی کتاب قرآنِ مجید میں ایک آیت ہے، جسے آپ لوگ پڑھتے بھی ہیں، اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی، تو ہم اس آیت کے نُزول کے دن کو عید کے طور پر مناتے، آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: «أَيُّ آيَةٍ؟» "کونسی آیت؟" اُس نے یہی آیت: ﴿اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِيۡ وَ رَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا﴾ پڑھی، آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: «قَدْ عَرَفْنَا ذلِكَ الْيَوْمَ، وَالْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ»[1] "ہم اُس دن اور اُس مَقام کو پہچانتے ہیں، جس میں یہ آیت نبئ کریم ﷺ پر نازل ہوئی، وہ مَقامِ عرفات، اور جمعہ کا دن تھا، اور حضور ﷺ اُس وقت کھڑے تھے"۔

حضرتِ سیّدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے اس جواب کا مطلب یہ ہے کہ ہم مسلمان تو پہلے ہی اس دن کو بطورِ عید منا رہے ہیں کہ عرَفہ کا دن بھی عید ہے اور جمعہ کا دن بھی عید۔ حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا، تو آپ نے فرمایا: «فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، وَيَوْمِ عَرَفَةَ»[2] "جس روز یہ آیت نازِل ہوئی اُس دن دو عیدیں تھیں: جمعہ اور عرَفہ کا دن"۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الإيمان، باب زيادة الإيمان ونقصانه، ر: ٤٥، صـ١١.

(٢) "سنن الترمذي" [باب] ومن سورة المائدة، ر: ٣٠٤٤، صـ٦٨٥.

حضرت سیّدنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بر سرِ منبر اس آیتِ مبارکہ: ﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ﴾[1] کو اختتام تک تلاوت کر کے فرمایا: «نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ»[2] "یہ آیت بروزِ جمعہ عرَفہ کے دن نازل ہوئی"۔

عزیزانِ محترم! ۹ ذی الحجّہ کا دن وہ عظیم الشان دن ہے، جس کی قسم اللہ تعالی نے اپنے کلامِ پاک میں ارشاد فرمائی، خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿وَ شَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ﴾[3] "اُس دن کی قَسم جو گواہ ہے! اور اُس دن کی جس میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں!"۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «اليَوْمُ الْمَشْهُودُ: يَوْمُ عَرَفَةَ، وَالشَّاهِدُ: يَوْمُ الْجُمُعَةِ»[4] "یومِ مشہود: عرَفہ کا دن، اور یومِ شاہد: جمعہ کا دن ہے"۔

یومِ عرَفہ کا روزہ

میرے محترم بھائیو! مسلمان کے لیے پانچ دن، یعنی ایک عید الفطر اور ذوالحجہ کی ۱۰ سے ۱۳ تک چار دن کے علاوہ پورا سال روزہ رکھنا جائز ہے، اور یومِ عرَفہ کے روزے کی فضیلت احادیث میں بیان کی گئی ہے، کہ نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی اس دن روزہ رکھا کرتے، چنانچہ ہُنَیدہ بن خالد نے ایک عورت سے روایت کی، کہ نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کسی زوجۂ محترمہ نے فرمایا: «كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ، وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَثَلاَثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، أَوَّلَ

---

(۱) پ٦، المائدة: ٣.

(٢) "المعجم الكبير" ر: ٩٢١، ١٩/ ٣٩٢.

(٣) پ٣٠، البُروج: ٣.

(٤) "سنن الترمذي" [باب] ومن سورة البُروج، ر: ٣٣٣٩، صـ٧٦٢.

اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَالْخَمِيْس»[1] "رسول الله ﷺ نو ذی الحجہ، عاشورہ کے دن، ہر مہینے میں تین دن، اور ہر مہینے کی پہلی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے"۔

حضرت سیّدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ سے یومِ عرفہ کے روزے سے متعلق پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: «يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَة»[2] "وہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفّارہ ہو جاتا ہے"۔

حضراتِ ذی وقار! سرکارِ دوعالَم ﷺ نے اس مبارک دن کے روزے کی اہمیت وفضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ، غُفِرَ لَه سَنَةٌ أَمَامَه وَسَنَةٌ بَعْدَه»[3] "جس نے عرفہ کے دن کا روزہ رکھا، اس کے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں"۔

حضرت سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ، غُفِرَ لَه ذَنْبُ سَنَتَيْنِ مُتَتَابِعَتَين»[4] "جس نے عرفہ کا روزہ رکھا، اس کے لگاتار دو سال کے گناہ مُعاف ہو جاتے ہیں"۔

امّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، نبیٔ رحمت ﷺ فرماتے تھے: «صِيَامُ يَوْمِ عَرْفَةَ، كَصِيَامِ أَلْفِ يَوْمٍ»[5] "عرفہ کا روزہ ایک ہزار روزوں کے برابر ہے"۔

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الصيام، باب في صوم العشر، ر: ٢٤٣٧، صـ٣٥٣.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الصيام، ر: ٢٧٤٧، صـ٤٧٧.

(٣) "سنن ابن ماجه" باب صيام يوم عرفة، ر: ١٧٣١، صـ٢٨٩.

(٤) "المعجم الكبير" سهل بن سعد الساعدي، ر: ٥٩٢٣، ٦/ ١٧٩.

(٥) "شُعب الإيمان" تخصيص يوم عرفة بالذكر، ر: ٣٧٦٤، ٣/ ١٣٨٢.

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے عرَفہ کے روزے کے بارے میں فرمایا: «كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَعْدِلُه بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ»(۱) "ہم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی موجودگی میں، اس دن کے روزے کو دو۲ سال کے روزوں کے برابر جانتے تھے"۔

عرَفہ کے دن اعضاء کو گناہوں سے روکے رکھنا

عزیزانِ مَن! نبئ رحمت شفیعِ امّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وصیت فرمائی، کہ عرَفہ کے دن اپنے اعضاء کو گناہوں سے روکے رکھو!؛ کہ یہ مغفرت کا دن ہے، اپنے اعضاء کو گناہوں سے محفوظ رکھنا بھی دیگر گناہوں کے کفّارے کا باعث ہے، حضرت سیّدنا فضل بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبئ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «مَنْ حَفِظَ لِسَانَه وَسَمْعُه وَبَصَرُه يَوْمَ عَرَفَةَ، غُفِرَ لَه مِنْ عَرَفَةَ إِلى عَرَفَةَ»(۲) "جو عرَفہ کے دن اپنی زبان، کان اور آنکھ کی حفاظت کرے، اس کے اس عرَفہ سے اگلے عرَفہ تک گناہ مُعاف کر دیے جاتے ہیں"۔ لہٰذا ہو سکے تو رِضائے الٰہی کی خاطر اعضائے بدن کا بھی روزہ رکھ لینا چاہیے؛ کہ یہ گناہوں کے کفّارے کا سبب ہے۔

یومِ عرَفہ کی دعا

عزیزانِ محترم! دیگر اَوقات کی نسبت یومِ عرَفہ میں عبادت، ذِکر واَذکار، درود وسلام کی کثرت، اور گریہ وزاری، اور عجز وانکساری کے ساتھ دعا واِستغفار میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے؛ کہ یہ قبولیت کا دن ہے، سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

---

(۱) "المعجم الأوسط" باب الألف، من اسمه أحمد، ر: ۷۵۱، ۱/ ۲۱۹.

(۲) "شُعب الإيمان" تخصيص يوم عرفة بالذكر، ر: ۳۷٦۸، ۳/ ۱۳۸۳.

وَحْدَه لَا شَرِيْكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"»[1]

"بہترین دعا یومِ عرفہ کی دعا ہے، میں اور مجھ سے پہلے تمام پیغمبروں نے جو کچھ کہا، اس میں بہترین بات یہ ہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَه لَا شَرِيْكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"۔ لہٰذا اس دن بالخصوص یہ دعا، اور دیگر ذکر واَذکار اور درود وسلام وغیرہ نیک اعمال سے ہرگز غفلت نہیں برتنی چاہیے!۔

عرفہ کے دن کا خطبہ

حضراتِ گرامی قدر! عرَفہ کے دن حضور پُر نور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ اُونچی جگہ پر جلوہ فرما ہوئے، اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو خطبہ ارشاد فرمایا، اس خطبے میں مسلمانوں کے لیے باہم رہن سہن کے اُصول بیان فرمائے، اسی طرح غیر مسلموں کے ساتھ سُلوک کو بھی بیان فرمایا، اور اسی خطبے میں جان ومال، عزّت وآبرُو کی حُرمت اور ان کی حفاظت کی تاکید فرمائی، یہاں تک کہ لوگ اپنی جان ومال اور عزّتوں سے متعلق امن وامان محسوس کرنے لگے، حقوق العباد کی اہمیت پر بھی زور دیا، بالخصوص خواتین کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا...، فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ؛ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ»[2] "یقیناً تمہارے جان ومال ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں، جیسے اِس شہر اور اِس مہینے میں آج کے دن کی حرمت ہے...! خواتین کے بارے میں اللہ تعالی سے ڈرتے رہو!؛ کیونکہ تم نے

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الدعوات [باب في دعاء يوم عرفة] ر: ٣٥٨٥، صـ٨١٧.

(٢) "صحيح مسلم" باب حجّة النّبي ﷺ، ر: ٢٩٥٠، صـ٥١٥.

عورتوں کو اللہ تعالی کی امان میں لیا ہے، اور اللہ تعالی کے کلمہ (نکاح) سے ان کی شرمگاہوں کو اپنے لیے حلال کیا ہے"۔

تکبیراتِ تشریق

جانِ برادر! ایامِ تشریق میں ذکرُ اللہ کے بارے میں ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ﴾[1] "گنے ہوئے دنوں میں اللہ تعالی کی یاد کرو!"۔

عرَفہ یعنی نوذی الحجّہ کی فجر سے تیرہ کی عصر تک، ہر فرض نماز جو جماعت کے ساتھ ادا کی جائے، اس کے بعد بلند آواز سے ایک بار: اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھنا واجب[2] اور تین بار کہنا افضل ہے[3]۔

قربانی

عزیزانِ گرامی قدر! یاد رکھیں کہ قربانی کرنا بہت پیاری سنّت اور ایک ایسی عبادت ہے، کہ اللہ تعالی نے اپنے پیارے نبی حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جان کے فدیہ میں ذبیحہ دے کر، لوگوں کے لیے اس کو مقرّر فرما دیا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ﴾[4] "ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس (اسماعیل) کے فدیہ میں دے کر اسے بچا لیا"۔ اللہ ربُّ العالمین نے اپنے حبیب ﷺ اور آپ کی ساری اُمّت کو قربانی کا حکم فرمایا، چنانچہ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾[5] "تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو!"۔

---

(۱) پ۲، البقرة: ۲۰۳.

(۲) "تبيين الحقائق" تكبير التشريق وقته وعدده وشروطه، الجزء۱، صـ۲۲۷.

(۳) "بہارِ شریعت" حصّہ ۴، عیدین کا بیان، ۱/۷۸۴، ۷۸۵۔

(٤) پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۱۰۷.

(٥) پ۳۰، الكوثر: ۲.

قربانی کے فضائل واَحکام

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! عید الاضحیٰ کے دن مسلمان کا سب سے بہتر عمل قربانی ہے، ہر صاحبِ نصاب پر قربانی واجب ہے، لہٰذا نمازِ عید سے فراغت کے بعد، بارگاہِ الٰہی میں اپنی جانب سے قربانیاں پیش کریں، رحمتِ عالمیان ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ، أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، إِنَّه لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلافِهَا، وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الأَرْضِ، فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْساً»[1] "قربانی کے دن اللہ تعالی کی بارگاہ میں مسلمان کا کوئی عمل خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پسندیدہ نہیں، قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کُھروں سمیت آئے گا، اور یقیناً اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے، اللہ تعالی کے یہاں مقامِ قبولیت حاصل کرلیتا ہے، تو خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو!"۔

چار قسم کے جانور کی قربانی درست نہیں

برادرانِ اسلام! قربانی کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ جانور اچھا اور بے عیب ہو، حضور نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَرْبَعَةٌ لَا يَجْزِيْنَ فِي الْأَضَاحِي: (١) الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا (٢) وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا (٣) وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا (٤) وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْقِي»[2] "چار ۴ قسم کے جانوروں کی قربانی درست نہیں: (ا) وہ کانا جانور جس کا کانا پَن صاف معلوم ہو،

---

(١) "سنن الترمذي" باب ما جاء في فضل الأضحِية، ر: ١٤٩٣، صـ٣٦٣.

(٢) "سنن النَّسائي" كتاب الضحايا، ر: ٤٣٧٧، الجزء ٧، صـ٢٢٨.

(۲) ایسا بیمار جانور جس کی بیماری ظاہر ہو، (۳) ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن صاف معلوم ہو، (۴) ایسا کمزور وناتواں جانور جس کی ہڈیوں میں گُودا نہ رہا ہو"۔

قربانی کا وقت

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہما نے فرمایا: «الأَضْحَى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الأَضْحَى»[1] "قربانی دس۱۰ ذی الحجّہ کے بعد بھی دو۲ دن تک ہے۔ حضرت سیّدنا امام مالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ مجھے حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ سے اس کی مثل روایت پہنچی ہے[2]۔ "یہ حدیث حضرت امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام احمد کی قوی دلیل ہے، کہ قربانی (دس۱۰ ذی الحجّہ کی صبح سے) ۱۲ویں کے سورج ڈُوبنے تک ہے"[3]۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! یومِ عرَفہ اور عیدِ قرباں کے ایام بڑے مقدّس ہیں، لہٰذا ان ایام میں اپنا زیادہ تر وقت عبادت وریاضت میں گزاریں، ذِکر واَذکار کریں، گناہوں سے بچیں، اور خوب صَدقہ وخیرات کریں۔

دعا

اے اللہ! ہمیں یومِ عرَفہ میں خوب نیکیاں کرنے کی سعادت اور دنیا وآخرت میں اس کی برکتیں نصیب فرما، ہماری قربانیوں اور دیگر اعمالِ حسنہ کو قبول فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، پیارے مصطفی کریم

---

(۱) "موطّأ الإمام مالك" كتاب الضَحايا، ر: ۱۰۵۲، صـ۲۷٦.

(۲) المرجع نفسه، تحت ر: ۱۰۵۲، صـ۲۷٦.

(۳) "مرآۃ المناجیح" قربانی کا باب، تیسری فصل، زیرِ حدیث: ۱۴۷۳، ۲/۳۷٦۔

ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصہ عطا فرما، اور تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّی الله تعالی علی خیر خلقِه ونورِ عرشِه، سیِّدِنا ونبیِّنا وحبیبِنا وقرّةِ أعیُنِنا محمّدٍ، وعلی آله وصحبه أجمعین وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمین!.